حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے شائع ہونے والا قدیم متوازن علمی و ادبی ماہ نامہ

سب رس

نومبر 2015ء

30/- روپے

ISSN-2278-6902

ادارۂ ادبیاتِ اردو حیدرآباد

اس شمارے میں

اداریہ

بیگ احساس — اداریہ — 06

مضامین

سید تقی عابدی — غالب کی نعتیہ غزل پر حالی کی شاہکار تخمیس — 08

مسرت جہاں — اصطلاحی مطالعے۔ دو اہم اداروں کا منصفانہ تقابل — 14

احمد رشید — شافع قدوائی کی شخصیت اور افسانے کی صنفی تنقید — 19

سراج احمد انصاری — نالہ شب گیر: عورت کی حقیقت دور حاضر میں — 28

جاں نثار معین — مثنوی ''کدم راؤ پدم راؤ'' کی ترتیب و تدوین متن کا اجمالی جائزہ — 33

عبدالرحیم — کلام اقبال کے عربی مصادر — 43

طنز و مزاح

خامہ بگوش — ادب عالیہ امام — 47

شاعری

چندر بھان خیال ؛حامدی کاشمیری،محمد عابد علی عابد،قمر رئیس بہرائچی،انیس پروین، شاہد اختر،مصداق اعظمی،ظفر انصاری ظفر،اختر کاظمی، ہرش برہم بھٹ،ظہیر احمد ظہیر — 52

افسانے

نور الحسنین — یہ تیرے پُر اسرار بندے — 63

عاصمہ خلیل — اے وطن تیرے لیے — 70

مطالعہ

رؤف خیر — بے باک شاعرہ __ جمیلہ نشاط — 73

جو وہ لکھیں جواب میں

قدیر زماں،مسعود جعفری،انیس پروین، رؤف خیر،جمال قدوسی، عارف خورشید،حامدی کاشمیری،محمد ذاکر حسین،عبدالصمد، — 77

مضمون

اصطلاحی مطالعے۔ دو اہم اداروں کا منصفانہ تقابل

مسرت جہاں

ترجمہ کسی متن کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کا نام ہے۔ ترجمے کے دوران نہ صرف متن کی زبان کسی دوسری زبان میں منتقل ہوتی ہے بلکہ اُس کے ساتھ اُس کی تہذیب، سماجیات، اخلاقیات اور پوراڈکشن منتقل ہوجاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ ترجمے میں کچھ کمی، کچھ کسر رہ گئی ہے۔ ترجمے کے مرحلے کے دوران اِصطلاحات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دراصل ترجمہ نگاری اور اصطلاحات کا آپس میں بہت گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ جب کبھی ترجمے کا ذکر آتا ہے یا اِس کے مسائل کے بارے میں گفتگو ہوتی ہے وہاں سب سے پہلے اور سب سے نمایاں طور پر اِصطلاحات کا مسئلہ ہی درپیش ہوتا ہے۔ اِس پس منظر میں، شعبہ ترجمہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی حیدرآباد میں اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد جنید ذاکر کی کتاب ''اصطلاحی مطالعے'' کی اشاعت موزوں ترین قدم ہے۔ اس لیے کہ یہ نہ صرف اُن کی سندی تحقیق کے لیے کی گئی کاوش ہے بلکہ جس شعبے سے وہ وابستہ ہیں وہاں کے لیے تدریسی مواد بھی ہے، جس سے طلبہ کے ساتھ اساتذہ بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔ ہم سبھی واقف ہیں کہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی میں طلبہ کو اُردو زبان میں تدریسی مواد کی ازحد قلت کا سامنا ہے۔ جب کوئی طالب علم کتاب کی تلاش میں نکلتا ہے تو اُسے کتابیں تو مل جاتی ہیں لیکن وہ انگریزی میں ہوتی ہیں۔ طلبہ اگر انگریزی میں کتابیں پڑھ کر مضمون کو سمجھ بھی لیں تو اُنہیں اُردو الفاظ اور اصطلاحات سے پوری طرح واقفیت نہیں ہوپاتی۔ جبکہ اُنہیں اُردو میں تفویضات اور امتحانات لکھنے ہوتے ہیں لہذا اُن کی اُردو زبان کے الفاظ اور اصطلاحات سے واقفیت بہت ضروری ہے۔ اُردو زبان میں کتابوں کی کمی کے باعث طلبہ کو جب مواد نہیں مل پاتا ہے تو وہ پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس پریشانی سے نکلنے کا سب سے ٹھوس اور جامع طریقہ یہی ہوسکتا ہے کہ اساتذہ اپنے شعبے کے مضامین کو اُردو میں قلم بند کریں اور اُنہیں مقالات و کتابوں کی شکل میں شائع کرائیں۔ اس سے اُردو میں متعلقہ مضامین میں مواد کا ذخیرہ جمع ہوتا جائے گا اور دوسری طرف اساتذہ و طلبہ اُس سے استفادہ بھی کرسکیں گے۔ رفتہ رفتہ اُردو میں مواد کی کمی کا گلہ خود بخود دور ہوجائے گا اور اُردو یونیورسٹی کا یہ ایک بڑا کارنامہ تسلیم کیا جائے گا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر محمد جنید ذاکر کی کتاب بے حد اہمیت کی حامل ہے کہ اُنہوں نے قصداً اپنی تحقیق کے لیے ایسے موضوع کا انتخاب کیا اور اُسے بڑی محنت سے پایہ تکمیل تک پہنچایا جو شعبے کے لیے کارآمد ثابت ہو۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب شعبہ ترجمہ کے نصاب میں سفارش کردہ کتب کی فہرست میں جگہ بنالے گی اور اسے حوالہ جاتی کتاب کی حیثیت حاصل ہوجائے گی۔

ڈاکٹر جنید ذاکر کا ایک امتیازی وصف اُن کا تحقیقی مزاج ہے۔ گرچہ یہ مقالہ 2007 سے 2011 کے درمیان لکھا گیا اور 2012ء میں اس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی تاہم جناب جنید ذاکر نے تحقیقی سلسلہ روکا نہیں۔ وہ اِس مقالے پر کام کرتے رہے۔ جہاں کہیں بھی مواد ملتا اُسے حاصل کرلیتے۔ اُسے مقالے کے کس حصے میں شامل کرنا ہے یا اُس کی بنیاد پر کہیں حذف و اضافہ کرنا ہے، تو وہ مستقل اس کام کو انجام دیتے رہے۔ ڈگری ملنے کے بعد بھی، میں